92 Publishing House

تبدیلیوں اور اضافوں کے ساتھ

اُردُو

Cambridge O-Level
3248

نیا ایڈیشن

شاذیہ اِسلام

important to address this common misconception. Fact of the matter is that there is no plastic surgeon who can do surgery without scars. Scars are inevitable after any surgery in which the deep layer of the skin is disrupted – Plastic surgeons, because of their training and **expertise**[6] can **optimize**[7] the conditions for achieving a smaller scar or can place the scar in a way that it is cosmetically more acceptable. But this **assumption**[8] that plastic surgery is a scarless surgery, is a myth and has nothing to do with reality.

❶ ایک ہی جیسا، ہم معنی ❷ بدنمائی، بدصورتی، خدوخال کی بے قاعدگی ❸ پیدائشی بے قاعدگی ❹ ضمنی خصوصیت ❺ لازمی، فطری ❻ مہارت ❼ کسی چیز کا بہترین استعمال کرنا، کسی کام کو اس طرح کرنا کہ وہ زیادہ سے زیادہ بہتر ہو سکے ❽ مفروضہ، قیاس۔

Paragraph12:

In order to win friends and get people to really like you, you must be a person people can feel comfortable with, and enjoy your company. Politeness, courtesy and consideration for the feelings of others are the essence of good manners. We generally pick up social skills from our elders, mostly parents, and unconsciously **imitate**[1] the way they greet and behave with others. It is fine for young children to simply greet others by saying the greeting aloud in a clear voice, while looking at the person you are addressing. The widely acknowledged magic words are 'Please', "Thank you' and 'Sorry', so use them whenever possible so as to exhibit politeness to others and appear **courteous**[2]. If you want someone, even your **sibling**[3], to pass on the glass across the table say, "Could you please, pass me that glass?" And when you get it, say, "Thank you". First practice saying these at home in your family; your older / younger siblings may be surprised at your polite behavior and may even pull your leg, but don't **give up**[4]. Soon it will become a habit and the praise you will receive for being so will, of course, uplift your spirit. By saying "Sorry" you can overcome any embarrassing or difficult situation and win over anyone. So use these magic words and see everyone fall under the spell of your charm.

Never interrupt while someone is speaking, let the person finish first and then say what you want to say. We often speak in between the discussions of our parents or elders and, being our parents, they don't stop us and instead listen to what we say; this is really rude of us and even shows how ill-mannered we are!

❶ نقل کرنا ❷ شائستہ، خوش اخلاق ❸ بہن بھائی ❹ مایوس ہو کر کسی اچھائی کو چھوڑ دینا، ترک کر دینا۔

Paragraph13:

Acupuncture[1] is an ancient Chinese **therapy**[2] that involves inserting needles into the skin at **specific**[3] points of the body. The word "acupuncture" originated from a Dutch physician. William Ten Rhyne, who had been living in Japan during the latter part of the 17th century and it was he who introduced it to Europe. The term means literally "prick with a needle". Acupuncture was very popular with British doctors in the early 1800' for pain relief and treatment of fever. **Until**[4] the end of the ruling **dynasty**[5] in China in 1911, acupuncture was slowly developed and improved, but then medicine from the west increased in popularity. However, more recently there has been a revival of

کیا ہے؟ جامع جواب لکھیں۔

مشکل الفاظ کے معانی: **ہرفن مولا:** وہ شخص جسے ہر کام میں مہارت حاصل ہو **دوبالا ہونا:** دُگنا ہو جانا، بڑھ جانا

تفہیم ۲۲:

انسان کو مہذب اور شائستہ بنانے میں تعلیم اہم کردار ادا کرتی ہے اور تعلیم کے ذریعے ہی اُس کی پوشیدہ خوبیاں اور صلاحیتیں کھُل کر سامنے آتی ہیں۔ البتہ اس بات کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بے حد ضروری ہے۔ تعلیم بغیر تربیت کے ادھوری اور تربیت بغیر تعلیم کے بے کار ہے۔ اچھی تعلیم صرف چند کتابوں کے پڑھ لینے، توتے/طوطے کی طرح رَٹ لینے، امتحان دے دینے اور انگریزی بول لینے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ تعلیم دینے والی ''عمدہ سوسائٹی'' ہے۔ ایک دانش مند کا قول ہے کہ

''بچوں اور طالب علموں کو کتاب پڑھنے سے اس قدر تعلیم نہیں ہوتی جس قدر کان اور آنکھ سے ہوتی ہے۔''

تربیت اور تعلیم لازم و ملزوم ہیں۔ دونوں ساتھ ہوں تو ہی شخصیت نکھرتی اور نمو پاتی ہے۔ کسی علم کے پڑھ لینے یا ڈگریاں حاصل کر لینے سے علم تو حاصل ہو جاتا ہے مگر تربیت اور اِصلاح نہیں ہو پاتی۔ تربیت اور اِصلاح کے لیے آپ کے اِردگرد کا ماحول تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے۔ سیّد احمد خان نے تعلیم و تربیت کا فرق ظاہر کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ

''انسان کی تربیت کے لیے سب سے موزُوں لڑکپن کا زمانہ ہوتا ہے، کیوں کہ اِس عمر میں بچے میں ہر قسم کی تعلیم و تربیت کو جلد قبول کر لینے کی قدرتی صلاحیت اور اِستعداد ہوتی ہے۔ اس عمر میں اچھی یا بری جیسی بھی تربیت ہوتی ہے، اُس کا اثر زندگی بھر قائم رہتا ہے۔ لڑکپن کے زمانے میں رَفتہ رَفتہ عادتوں میں مضبوطی اور پختگی آجاتی ہے اور پھر اُن عادتوں کا بدلنا نہایت دُشوار ہو جاتا ہے۔''

سید احمد خان کہتے ہیں: ''انسان ہی ایک ایسا وجود ہے جو کارخانۂ قدرت کے بگاڑنے یا سنوارنے میں تھوڑا بہت دخل رکھتا ہے۔'' انسان ہی ایسا ذی عقل ہے جو دُنیا کی آئندہ ترقی کو روک سکتا، بڑھا سکتا یا اُسے مزید ابتر و خراب حالت میں لے جا سکتا ہے۔

(۱) تعلیم اور تربیت..... دونوں کی اپنی اپنی جگہ کیا اہمیت ہے؟

(۲) کس عمر میں بچے کی تربیت پر خاص توجہ دینی چاہیے اور کیوں؟

(۳) اِس دُنیا کو بگاڑنے یا سنوارنے میں انسان کس طرح اہم ترین کردار ادا کر سکتا ہے؟

(۴) کیا موجودہ دَور کا تعلیمی نظام بچوں کی تربیت بھی کر رہا ہے؟

تفہیم ۲۳:

ہمارے جسم پر لپٹی ہوئی کھال ایک بڑے اہم عضو کی حیثیت رکھتی ہے۔ کسی وجہ سے اگر ہماری کھال جل جائے تو ہمیں شدید ترین تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس تصور سے ہی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تحقیق سے پتا چلا ہے کہ بچے اور بوڑھے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ آسانی سے اور زیادہ تعداد میں آگ کا نشانہ بنتے ہیں۔ جہالت، لاپروائی اور جلد بازی ... یہ تینوں عناصر ہی وہ بنیادی وجوہات ہیں جن کی بنا پر آگ، انسان کو دبوچ لیتی ہے، لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ سب سے زیادہ خواتین ہی اس مہلک خطرے کی زَد میں آتی ہیں کیوں کہ زیادہ تر آگ لگنے کے واقعات باورچی خانوں میں ہی پیش آتے ہیں۔

باورچی خانے میں دوپٹے، ساڑھی اور ڈھیلے ڈھالے کپڑوں کا وجود انتہائی خطرناک ہوتا ہے کیوں کہ یہ وہ چیزیں ہیں جو آگ سے فوراً متاثر ہوتی ہیں اور پھر اُن ہی کے ذریعے خواتین آگ کی لپیٹ میں آجاتی ہیں۔ خواتین کو چاہیے کہ جب چولہا صاف کرنا ہو تو

سب سے پہلے گیس کی سپلائی بند کریں تا کہ صفائی کے دوران اچانک آگ بھڑک اٹھنے کا اندیشہ نہ رہے۔ اس کے علاوہ، چولھے پر سے کوئی گرم برتن اُتاریں تو ہمیشہ سوتی اور گیلا کپڑا استعمال کریں۔ چولھے پر سے بھاری گرم برتن اُتارنا خاصا مشکل مرحلہ ہے، اکثر بداحتیاطی ہو جاتی ہے اور بھاری برتن اُلٹ جاتے ہیں، لہٰذا اس معاملے میں گھر کے کسی دوسرے فرد سے مدد لے لیں تا کہ برتن آسانی سے اُتارا جا سکے۔ اسی طرح فرش پر بیٹھ کر کھانا پکاتے وقت شیلف سے کوئی چیز پکڑنا بھی خطرے سے خالی نہیں کیوں کہ اس طرح قمیص کا اگلا حصہ یا دوپٹہ آگ کی زد میں آ سکتا ہے۔

جو لوگ آگ میں جھلس جانے کے بعد خوش قسمتی سے زندہ بچ جاتے ہیں، وہ بھی سالوں بستر پر پڑے رہتے ہیں تب کہیں مکمل صحت یاب ہوتے ہیں۔ جلنے کے باعث چوں کہ متاثرہ شخص میں جسمانی اور نفسیاتی مختلف پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں اس لیے اس کی مکمل صحت یابی تک احتیاطی تدابیر ضرور اختیار کرنی چاہئیں تا کہ کسی قسم کے انفیکشن کا بھی خطرہ نہ رہے۔ اس کے علاوہ، متاثرہ شخص پر پورے خلوص سے توجہ دینی چاہیے۔ اور اُسے اس حادثے کے اثرات سے بچنے کے لیے مکمل تعاون فراہم کرنا چاہیے۔

(۱) کن تین بنیادی وجوہات کی بنا پر جلنے کا حادثہ رُونما ہو سکتا ہے؟

(۲) جلنے کے واقعات زیادہ تر خواتین کے ساتھ کیوں پیش آتے ہیں؟

(۳) باورچی خانے میں کام کرتے وقت خواتین کو کیا احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں؟

(۴) چولھے پر سے گرم برتن اُتارتے وقت کپڑا سوتی اور گیلا ہونا کیوں ضروری ہے؟

(۵) آگ میں جھلسے ہوئے مریض کا خاص خیال رکھنے کی کیا وجہ ہے؟

نوٹ: اِس مفصل پیراگراف کے ہر پیرائے کے شروع میں پینسل سے A-B-C-D لکھ لیں۔ پیراگراف ۲/۳ مرتبہ پڑھ یا سن لیں، کتاب بند کریں اور اُستانی صاحبہ ہر پیرائے سے ایک یا دو جملے پڑھ کر سنائیں اور طلبا بتائیں کہ یہ جملہ کس پیرائے (A-B-C-D) سے لیا گیا ہے۔ اساتذۂ کرام کے لیے مزید آسانی یہ ہو سکتی ہے کہ وہ تفہیم کے سوالات کو ہی نکات کی صورت پوچھ سکتی ہیں کہ یہ جملہ کس پیرائے میں ہے۔

تفہیم ۲۴:

ہارون الرشید اپنے دورِ حکومت میں مدینہ منورہ گیا تو اسے شوق ہوا کہ اُس وقت کے عظیم اُستاد امام مالک رَحمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ سے ''موطا'' کا درس سُنے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں امام مالک رَحمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی جمع کی ہوئی مستند ترین احادیث ہیں۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کی احادیث مبارکہ پر مشتمل کتابیں ''صحاحِ ستہ''، ''مستدرک الحاکم'' اور ''موطا'' ہیں جو مستند ترین اور مانی ہوئی ہیں۔ ہارون الرشید کی خواہش کو دیکھتے ہوئے درباریوں نے قاصد کو بھیج کر امام مالک رَحمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کو بلوا بھیجا۔ اُنھوں نے فرمایا:

''امیر کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ علم خود کسی کے پاس نہیں جاتا۔'' ہارون کو یہ پیغام ملا تو اُس کے احساسِ برتری کو ٹھیس پہنچی، لیکن بات سچی تھی، سو چپ رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہے کہ امام مالکؒ چلے آ رہے ہیں۔ اُس کی ناگواری جاتی رہی، کھڑے ہو کر استقبال کیا اور شکایت بھی کی۔ امام مالک رَحمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ اپنے عمل سے وہ بات سمجھا چکے تھے جو اُسے سمجھانا چاہتے تھے۔ اب اِس کے بعد اُن کا وہاں جانا ظاہر کرتا تھا کہ آداب کچھ اور چیز ہیں اور اَخلاق کچھ اور چیز۔ ہارون کی شکایت پر اُنھوں نے فرمایا:

''حکمران کو تو علم کی سربلندی کا خیال رکھنا چاہیے، اللہ تعالیٰ اُنھیں سرفراز کرتا ہے جو علم کی قدر کرتے ہیں۔''

امام مالک رَحمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کو مسندِ شاہی پر بٹھا کر ہارون خود بھی اُن کے ساتھ بیٹھ گیا اور جب وہیں بیٹھے بیٹھے دَرس کی درخواست کی تو امام مالکؒ نے پھر مناسب طریقے سے ٹوکا، فرمایا: ''علم حاصل کرنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔'' ہارون کے لیے بس اِتنا اِشارہ کافی تھا۔

اور نقاشی میں مہارت رکھتے تھے۔ اُنھوں نے میدانوں میں سر بفلک محل کھڑے کر لیے تھے اور پہاڑوں کو تراش تراش کر خوب صورت اور محفوظ مکانات بناتے تھے۔ یہ قوم بھی بُت پرست تھی۔ حضرت صالح عَلَیۃِالسَّلَامُ اُن کی راہ نمائی کے لیے مبعوث ہوئے۔ اُنھوں نے ان سے معجزے کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں میں سے ایک عجیب و غریب اُونٹنی نکال کھڑی کی، مگر اُن ظالموں نے حضرت صالح عَلَیۃِالسَّلَامُ کی تصدیق کرنے کی بجائے اُس اُونٹنی کی کونچیں ہی کاٹ ڈالیں اور حضرت صالح عَلَیۃِالسَّلَامُ کے قتل کی سازش کی۔ آخر ہول ناک چنگھاڑ، جس کے ساتھ زلزلہ بھی تھا، کی صورت میں ان پر عذاب نازل ہوا اور یہ قوم بھی تباہ و برباد ہوگئی۔

(۱) قومِ عاد، حضرت نوح عَلَیۃِالسَّلَامُ کے کس بیٹے کی نسل سے تھی اور اُن کا انجام کیا ہوا؟

(۲) ثمود کون تھے؟

(۳) عرب بائدہ سے کیا مراد ہے؟

(۴) قومِ ثمود کی ترقی اور مہارت کا اندازا کس بات سے لگایا جا سکتا ہے؟

(۵) اللہ تعالیٰ نے قومِ ثمود کو کیوں اور کس طرح تباہ و برباد کیا؟

(۶) آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ کے مقررہ کردہ احکامات کو نہ ماننے کی نفسیاتی وجہ کیا ہوتی ہے؟

مشکل الفاظ کے معانی: **متمدن قوم:** ترقی یافتہ قوم **نقاشی:** پتھروں یا لکڑی پر نقش ونگار بنانا **موسوم:** نام رکھا گیا **سربفلک:** بہت اُونچا۔ آسمان جتنا بلند
سنگ تراشی: پتھروں کو تراشنا **کونچیں:** ایڑی اور پاؤں کا حصہ **مالِ قلیل:** تھوڑا مال

تفہیم ۴۷:

دُنیا میں سب سے زیادہ قیمتی، مفید ترین اور کم یاب دھات ہونے کا اَعزاز سونے کو حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورتوں کو سب سے زیادہ دلچسپی سونے کے زیورات بنانے اور پہننے سے ہوتی ہے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عالمی مارکیٹ میں سونے سے بھی زیادہ قیمتی اور مفید ترین دھات پلاٹینم کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کی قیمت مقامی طور پر اور عالمی مارکیٹ میں سونے سے ہمیشہ بڑھ کر رہی ہے۔ سونے کا استعمال تو زیادہ تر زیورات اور عالمی سطح پر لین دین میں ہوتا ہے۔ سونے کے ذخائر کی کمی بیشی سے ملکی کرنسی پر اس کے اثرات کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں، لیکن پلاٹینم ایک ایسی دھات ہے کہ اسے کرنسی کے متبادل کے طور پر استعمال نہیں کیا جاتا، البتہ اس کی اہمیت اور افادیت سونے سے کہیں بڑھ کر ہے۔

پلاٹینم، دُنیا کی مفید ترین اور قیمتی دھات ہے اور اس کا خالص حصول نہایت مشکل بھی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دُنیا کی منڈیوں میں بیس ہزار ٹن چاندی اور ایک سے ڈیڑھ ہزار ٹن کے لگ بھگ سونا کانوں سے نکل کر منڈیوں تک پہنچتا ہے۔ اس کے مقابلے میں پلاٹینم کی مقدار نہایت نہایت قلیل ہے جو کم و بیش ایک سو ٹن ہے۔ پلاٹینم کی زیادہ تر پیداوار جنوبی افریقہ میں ہوتی ہے، جب کہ کینیڈا، بولیویا اور رُوس سے بھی کم مقدار میں حاصل ہوتی ہے۔ جنوبی افریقہ کے صوبے ٹرانسول میں اس کی پیداوار سب سے زیادہ ہے۔ یہاں پر کان کنی کا علاقہ ہزاروں کلو میٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ اگرچہ اس کی کان کنی جان جوکھوں کا کام ہے، تاہم جنوبی افریقہ کی معیشت کی ترقی میں اس کا بڑا دخل ہے۔

پلاٹینم کا استعمال روز بروز بڑھتا جا رہا ہے، یہ دھات زیورات اور گھڑیاں بنانے میں استعمال ہو رہی ہے۔ پلاٹینم سے تیار شدہ زیورات سونے سے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں۔ اس دھات میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ یہ خود تبدیل نہیں ہوتی بلکہ دوسری دھاتوں کو تبدیل کر

عبارات، شہ سرخیوں کے تحت نوٹس اور خلاصہ نگاری

آج کل کے مشینی دَور میں جب کہ ہر شخص وقت کی کمی کی شکایت کر رہا ہے، مختصر نویسی یا تلخیص نگاری کی اہمیت پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ تلخیص نگاری کے ذریعے آپ بہت سی غیر ضروری تفصیلات، خیالات اور بیانات کی تکرار سے بچ جاتے اور اپنا نکتۂ نظر مختصر، سادہ اور جامع الفاظ میں بیان کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ یوں آپ طویل مکالمات، جملوں اور پیراؤں کو نہ صرف موضوع کے عین مطابق تحریر کرنے کی صلاحیت حاصل کر سکیں گے بلکہ ضروری اور غیر ضروری کا فرق بھی واضح ہو جائے گا۔

O-Level کے طلبا کو یہ نکتہ ذہن نشیں رہے کہ تلخیص نگاری ایک مشکل فن ہے۔ اس کی ابتداً اُلجھاؤ اور مشکلات سے پُر ہوتی ہے مگر صبر، ہمت، محنت اور مسلسل مشق سے اس پر عبور پایا جا سکتا ہے۔ اس فن میں مہارت حاصل کر لینے کے بعد آپ نہ صرف آسانی اور احساسِ کامیابی سے ہم کنار ہوں گے، بلکہ خلاصہ نگاری میں بتدریج دلچسپی لینے لگیں گے، نیز اُردو زبان میں بھی مہارت حاصل کر لیں گے۔

تلخیص نگاری کے لیے مندرجہ ذیل نکات کا خیال رکھیں:

(۱) ذخیرۂ الفاظ پر عبور حاصل ہونا، خلاصہ نگاری سیکھنے کی اوّلین شرط ہے، تاکہ طالبِ علم، پیراگراف مختصراً اپنے الفاظ میں تحریر کر سکے۔

(۲) پیراگراف کے تین چار مرتبہ بغور مطالعے کے بعد مرکزی خیال سمجھنے کی کوشش کریں، یوں آپ کو موزُوں عنوان تجویز کرنے اور موضوع سمجھنے میں آسانی ہو گی، کیوں کہ پیراگراف کا اصل مفہوم سمجھے بغیر تلخیص کرنا مشکل ہے۔

(۳) پورے پیراگراف میں سے اہم نکات نوٹ کر لیں۔ غیر ضروری تفصیل، جملوں اور الفاظ کی تکرار، ہم معانی الفاظ، محاورات، ضرب الامثال اور روزمرّہ بول چال کے الفاظ وغیرہ نظر انداز کر دیں۔

(۴) پیراگراف میں دیے گئے خیالات آسان، سادہ مگر جامع الفاظ میں بیان کریں اور اپنی رائے کا اضافہ یا تنقید کرنے سے گریز کریں۔

(۵) تلخیص کو خوب صورت انداز میں تحریر کرنے کی بجائے عام فہم الفاظ پر توجہ مرکوز رکھیں۔

(۶) سوالیہ جملے، سادہ جملوں میں بدل دیں۔

(۷) پیراگراف میں دیے گئے نکات کی ترتیب نہ بدلیں۔

(۸) تلخیص کے لیے دی گئی عبارت یا پیراگراف اگرچہ دو یا تین پیراؤں پر مشتمل ہو لیکن آپ تلخیص ایک ہی پیراگراف کی صورت میں تحریر کریں گے۔

(۹) تلخیص دیے گئے پیراگراف کا ۱/۳ ہو۔

(۱۰) پیراگراف میں مثالیں، واقعات یا اشعار دیے گئے ہوں تو اُنھیں لکھنے یا اُن کا حوالہ دینے سے گریز کریں۔

(۱۱) تلخیص شدہ پیرائے کا موزُوں عنوان ضرور تجویز کریں۔ یہ ظاہر کرے گا کہ آپ نے پیراگراف کا مفہوم اور مرکزی خیال اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔

(۱۲) تلخیص کیے گئے پیراگراف کو دو تین بار پڑھیں، تاکہ جہاں ضرورت ہو، مزید اِصلاح ہو سکے اور یہ یقین کر لیں کہ کوئی نکتہ نظر انداز تو نہیں ہوا۔

الفاظ میں خلاصہ نگاری کی چند مثالیں

اللہ کی عبادت کرنے والا	عابد
اللہ کا شکر ادا کرنے والا	شاکر۔شکرگزار
صبر کرنے والا	صابر
جہاد کرنے والا	مجاہد
اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والا	شہید
جو کسی سے نہ ڈرے	نڈر
کشتی چلانے والا	ملاح
تصویر بنانے والا	مصور
بھیڑ بکریاں چرانے والا	چرواہا
وہ ہستی جس سے محبت کی جائے	محبوب
تیز اور جلدی چلنے والا	تیز گام
وہ شخص جو تیرنے میں ماہر ہو	تیراک
لوہے کا کام کرنے والا	لوہار۔آہن گر
کپڑا بُننے والا	جولاہا
گوشت بیچنے والا	قصاب
سبزی بیچنے والا	سبزی فروش
قدیم رسم و رواج کی پیروی کرنے والا	قدامت پسند
جوتے مرمت کرنے والا	موچی
عمارات تعمیر کرنے والا	معمار
قصے کہانیاں سنانے والا	قصہ گو
جو کسی کو قتل کرے	قاتل
جو کسی کے ہاتھوں مارا جائے	مقتول
انصاف کرنے والا	منصف/جج
ڈاک خانے کا انتظام کرنے والا	پوسٹ ماسٹر
جادُو کرنے والا/ جادُو کرنے والی	جادُوگر/ جادُوگرنی
سرکس میں کرتب دکھانے والا	بازی گر
وہ شخص جس کی لکھائی خوب صورت ہو	خوش نویس

وہ شخص جو کسی کی ضمانت دے	ضامن
وہ شخص جو کسی کے مال میں خیانت کرے	خائن
مضامین لکھنے والا	مضمون نگار
اخبار، رسائل اور کتابیں مرتب کرنے والا	مدیر۔ایڈیٹر
وہ شخص جس کے ذمے قرض ہو	مقروض
وہ شخص جو ہر کام تیزی سے کرے	پھرتیلا، چُست
ہر وقت گِلے شکوے کرنے والا	شاکی
دوسروں سے حسد کرنے والا	حاسد
شک کرنے والا	شکی
جھگڑا کرنے والا	جھگڑالو
بھول جانے والا	بھلکڑ
نثر لکھنے والے	نثر نگار۔مضمون نگار
شاعری کرنے والا	شاعر
وہ الفاظ جن کے معنی ایک جیسے ہوں	ہم معنی۔مترادف
ایک ہی وطن میں رہنے والا	ہم وطن
ایک ساتھ سفر کرنے والے	ہم سفر
ایک ہی جماعت میں ساتھ پڑھنے والے	ہم جماعت
تاریخ لکھنے والا	مؤرخ
دوسروں کی چغلی کرنے والا	چغل خور
اللہ کے بزرگ اور مقبول بندے	اولیاء اللہ
سلطنت کی باگ ڈور سنبھالنے والے	اربابِ اختیار
اسلامی ریاست میں بسنے والی غیر مسلم رعایا	ذمی
بتوں کی پوجا کرنے والا	بت پرست
فحش کلام کرنے والا	فحش گو
کھوج لگانے والا	کھوجی
قسمت کا حال بتانے والا	نجومی

شہ سرخیوں کے تحت مختصر نوٹس لکھیں:

- انسانی جسم میں چکنائی کی ضرورت اور اہمیت
- صحت بخش تیل خریدنے والے صارفین کی مشکل
- جسمانی مشقت کی بجائے دماغی کام کرنے والوں کی ضرورت
- چکنائی کی دو اقسام میں فرق
- پیراگراف کا خلاصہ لکھیں۔

مشکل الفاظ کے معانی: **حل پذیر:** حل ہو جانے والی **جزوِ بدن:** جسم کا حصہ **فاضل مقدار:** اضافی مقدار

پیراگراف ۲۴:

ایک مفلس آدمی تنگ دستی کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تو مزدوری کی تلاش میں اپنی بستی چھوڑ کر شہر کی طرف چل پڑا۔ راہ میں جنگل پڑتا تھا۔ سفر کے دوران وہ ایک پہاڑی غار کے قریب سے گزرا تو اس نے دیکھا ایک خوف ناک اژدہا غار کے دہانے پر بیٹھا اُسے گھور رہا ہے، وہ ڈر گیا۔ اُس نے سوچا کہ بھاگ جائے۔ ابھی اُس کے ذہن میں یہ خیال ہی پیدا ہوا تھا کہ اژدہا بول پڑا: ''اے مسافر! تُو بھاگنے کی کوشش مت کر، ویسے بھی یہ اب تیرے لیے ممکن نہیں رہا۔ میں سانس کے ذریعے تجھے کھینچ کر لقمہ بنا سکتا ہوں۔ تُو غریب ہے، میں تجھے ایک راستہ بتاتا ہوں، اس پر چل کر تو امیر و کبیر بن جائے گا۔'' یہ سُن کر غریب آدمی کا حوصلہ بندھ گیا۔ وہ ڈرتے ڈرتے اژدہے کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ اژدہا بولا: ''اس ملک کے بادشاہ نے خواب میں آسمان کو سیاہ ہوتے دیکھا ہے۔ حقیقت جاننے کے لیے اس نے بڑے بڑے معبّر بلائے ہیں مگر کسی کو صحیح تعبیر معلوم نہیں، تو جا کر بادشاہ کو بتا دے کہ سیاہ آسمان قحط کی دلالت کرتا ہے، لہٰذا بادشاہ قحط سے ملک کا تحفظ کرنے کی خاطر غلّہ جمع کرے، اور دیکھو! صحیح تعبیر بتانے کے صلے میں جب تجھے بادشاہ سے انعام و اکرام ملے تو اس کا نصف حصہ مجھے دے کر جانا۔''

غریب آدمی، بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کے لیے چل پڑا۔ وہاں پہنچا تو دربانوں نے اس کا گرد آلود اور دریدہ لباس دیکھ کر شاہی دربار میں حاضری سے روک دیا۔ جب اُس نے بار بار اُنھیں یقین دلایا کہ بادشاہ کے خواب کی صحیح تعبیر اس کے پاس ہے، تو دربانوں نے اس شرط پر اُسے اجازت دی کہ اگر اُس کی بات جھوٹ نکلی تو اُسے سرِ عام پھانسی دے دی جائے گی۔ بادشاہ نے جب تعبیر سنی تو وہ مطمئن ہو گیا اور حکم دیا کہ چار خچروں پر اشرفیاں لاد کر اس غریب کو دے دی جائیں۔ اس نے انعام تو لے لیا، مگر اژدہے کے راستے کو چھوڑ کر کسی اور راستے سے گھر چلا گیا۔

مشکل الفاظ کے معانی: **مفلس:** بے حد غریب **معبر:** خواب کی تعبیر بیان کرنے والا **دَریدہ:** پھٹا ہوا۔ تار تار

شہ سرخیوں کے تحت مختصر نوٹس لکھیں:

- مسافر کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ
- بادشاہ کا خواب اور اُس کی تعبیر
- مسافر کی بادشاہ کے دربار میں رسائی
- انعام کی رقم اور مسافر کا دھوکا
- اُوپر دیے گئے پیراگراف کا ۱/۳ خلاصہ لکھیں۔

پیراگراف ۲۵:

سید علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیہِ بھی اُن عظیم بزرگ ہستیوں میں سے ایک تھے جو لوگوں کو نیکی کی تلقین اور مخلوقِ خدا کی دن رات خدمت کرتے تھے۔ جو کوئی بھی آپ کے پاس آتا تھا، آپ کی ذات سے متاثر ہو کر جاتا تھا۔ امیر، غریب سب ہی آپ سے فیض پا رہے تھے۔ لاہور آ کر آپ نے ایسا کارنامہ بھی انجام دیا، جو تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں آپ نے ایک مسجد

(۹) شجر کاری

- تمہید: آپ نے اکثر یہ جملہ پڑھا ہوگا، ''درخت، زمین کا زیور ہیں۔'' اِس جملے کا مطلب یہ ہے کہ درخت، موسم اور ماحول کو سازگار بناتے ہیں۔ فضا کو صاف ستھرا رکھتے اور درجۂ حرارت میں کمی لاتے ہیں۔ زمین کی زرخیزی میں اضافہ کرتے ہیں یعنی یہ زمین کا حسن بڑھاتے ہیں۔
- درخت کاٹنے کے نقصانات: درختوں کے فوائد بے شمار ہیں مگر بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر ہمارے ہاں درخت لگانے کی بجائے بے دردی سے کاٹے جا رہے ہیں۔ درختوں کی کمی ماحول کو آلودہ کرتی ہے، موسم کی سختی اور شدت کو بڑھاتی ہے، بارشوں میں کمی واقع ہوتی ہے اور زمین بنجر اور خشک ہو جاتی ہے۔ بہت سے پرندوں کی نسلیں ختم ہونے کا خطرہ الگ ہے کیوں کہ یہ درخت ہی پرندوں کے ٹھکانے ہیں۔
- درختوں کی کمی اور ماحولیاتی آلودگی: ہمارے ملک میں سال میں دو بار ''ہفتۂ شجر کاری'' منایا جاتا ہے، حالاں کہ ضرورت اس اَمر کی ہے کہ عوام بھی حکومت کا بھرپور ساتھ دے تاکہ ہم اپنے اپنے شہروں کو ہرا بھرا اور ماحول دوست بنا سکیں۔ اِس مہم کی ضرورت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ اَرضیاتی حدّت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، موسم تیزی سے بدل رہے ہیں، طوفان، زلزلے اور سیلاب بھی پہلے سے زیادہ آ رہے ہیں۔
- فوری اقدامات: اس کام میں صرف حکومت پر ہی ساری ذمہ داری ڈال دینا کافی نہیں کیوں کہ یہ زمین، یہ ملک ہم سب کا ہے، یہ ہمارا گھر ہے، اِس کی حفاظت عوام کو خود کرنی ہوگی۔ سڑکوں اور نہروں کے کناروں پر جا بجا درخت اُگانے ہوں گے، پرانے درخت کاٹ کر پھینکنے کی بجائے جدید ٹیکنالوجی کے مطابق دوسری جگہ منتقل کرنے ہوں گے، اپنے علاقے اور محلے میں بھی شجر کاری کا اہتمام کرنا ہوگا۔ ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان کے ہر بڑے شہر میں زیرِ زمین راستے اور پُل بنائے جا رہے ہیں۔ اِس کے علاوہ، سڑکیں بڑی اور کُشادہ کی جا رہی ہیں۔ اِن ترقیاتی کاموں کے دوران، بڑے بڑے سایہ دار، پرانے اور گھنے درختوں کو ہٹانا پڑتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اُنھیں دوسری جگہ منتقل کیا جائے۔ عوام کو اَرضیاتی حدت کم کرنے، ماحول ساز گار رکھنے اور اپنی آنے والی نسلوں کو صاف ستھری فضا فراہم کرنے کے لیے اپنی ذمہ داری نبھانی ہو گی۔ دولت مند افراد اِس سلسلے میں بہت کام کر سکتے ہیں، وہ اپنے اپنے علاقوں اور کالونیوں میں سرکاری محکموں کے ساتھ مل کر پودے اور درخت لگا سکتے ہیں۔

(۱۰) قوم کی تعمیر میں کھیلوں کا کردار

- تمہید: بچے قوم کا مستقبل ہوتے ہیں۔ ایک بچے کی جسمانی و دماغی نشوونما میں کھیل اہم ترین کردار ادا کرتے ہیں۔ جن بچوں کو کھیل کے مواقع میسر نہ ہوں، وہ نالائق، سُست اور کُند ذہن رہ جاتے ہیں۔ جب کہ کھیلوں میں دلچسپی لینے والے بچے صحت مند، چست اور توانا رہتے ہیں۔
- انفرادی طور پر کھیلوں کے فوائد: انفرادی طور پر کھیل ہر بچے کی بنیادی ضرورت ہیں۔ کھیل کے دوران ہونے والی بھاگ دوڑ اور اُچھل کود سے بچوں کی جسمانی ساخت مضبوط ہوتی اور وہ ذہنی و دماغی طور پر بھی صحت مند رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اُن میں مثبت

پہلے گھومیں پھریں گے کیوں کہ خالو جان کے ملازمت پر جانے کا بھی کچھ وقت باقی تھا۔ موسم کیسا ہے؟ وہاں کے لوگ کیسے مزاج کے ہیں؟ کچھ پاکستانی خاندان بھی اِردگرد آباد ہوں گے۔ شفقت چاچا تو پہلے سے وہاں موجود ہیں۔ اُن سے ضرور رابطہ کر لیں۔

بہرحال، خط ملتے ہی ساری تفصیلات سے آگاہ کریں۔ ابا جان کہہ رہے ہیں کہ خدانخواستہ کوئی مسئلہ ہو تو شفقت چاچا کو ضرور آگاہ کریں۔ امی آپ کے جواب کی منتظر ہیں۔

والسلام

آپ کی بھانجی،

اِقرأ سعید

(۱۰) پاکستان ٹیلی وژن کے پروڈیوسر کے نام تعریفی خط

کمرۂ امتحان، کراچی۔

۲۶ اپریل، ۲۰۲۵

محترم پروڈیوسر صاحب!

پروگرام ''اے نوجواں مسلم''

پاکستان ٹیلی وژن، لاہور،

السلامُ علیکم:۔

میرا نام سکندر فصیح ہے۔ میرا تعلق لاہور سے ہے اور میں ایک ریٹائرڈ پروفیسر ہوں۔ اپنی زندگی کے پینتیس سال درس و تدریس جیسے مقدس شعبے سے وابستہ رہا ہوں۔

اپنے تعارف کے بعد، اب میں اصل مقصد کی طرف آتا ہوں۔ کچھ عرصے سے میں پاکستان ٹیلی وژن پر چلنے والے بچوں کا پروگرام ''اے نوجواں مسلم'' دیکھ رہا ہوں۔ ایسا شان دار، اِصلاحی اور تربیتی پروگرام اور ایسے دل کش ہلکے پھلکے انداز میں پہلی بار دیکھنے کو ملا۔ بلاشبہ آپ اس پروگرام پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ایک پر کشش اور خوب صورت نوجوان کو آپ نے ایک حقیقی مسلمان کے طور پر پیش کر کے ناظرین کے دل موہ لیے ہیں۔ میں ایک عمر تعلیم کے میدان سے منسلک رہا ہوں۔ بچوں کی تربیت کے بنیادی اُصول اُن کی کردار سازی کے لیے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ ماں باپ کا ادب، اساتذہ کا احترام اور دین سے لگاؤ بچوں کی تربیت کے بنیادی اُصول ہیں۔ پہلے ہی دن آپ کے پروگرام نے مجھے چونکا دیا، پھر رَفتہ رَفتہ میں نے اپنے بچوں اور پوتوں کے ہمراہ یہ پروگرام دیکھنا شروع کیا۔ ''نوجوان مسلم کا کردار''، آج کل کے حالات کا تقاضا ہے۔ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکا جو امریکا جیسے ملک سے تعلیم حاصل کر کے وطن واپس آتا ہے مگر وہ سچا اور کھرا مسلمان ہے۔ اگرچہ وہ انگریزی بولتا، پڑھتا اور لکھتا ہے مگر اُس کا اَخلاق، آداب اور کردار مکمل مثبت اور اسلامی ہیں۔

میری درخواست ہے کہ اب آپ ہر قسط میں اُسے ایک نئی ذمہ داری کے ساتھ دکھائیں تا کہ اُس کے کردار کی افادیت میں اضافہ ہو۔

بناوٹ کے لحاظ سے جملوں میں تبدیلی

(مفہوم نہ بدلے، جملے کی بناوٹ بدلنی ہے۔)

نمونے کے چند جملے:

(۱)	چوزوں نے چیل کو دیکھا تو مرغی کے پروں تلے چھپ گئے۔	چیل کو دیکھ کر چوزے، مرغی کے پروں تلے چھپ گئے۔
(۲)	قائدِ اعظمؒ کی اَن تھک کوششوں سے ہی پاکستان حاصل ہوا۔	پاکستان کا حصول قائدِ اعظمؒ کی اَن تھک کوششوں سے ممکن ہوا۔
(۳)	مرغی کُٹ کُٹ کی آواز نکال کر چوزوں کو خطرے سے آگاہ کرتی ہے۔	چوزوں کو خطرے سے آگاہ کرنے کے لیے مرغی کُٹ کُٹ کرتی ہے۔
(۴)	گنا، دراصل ایک قسم کی گھاس ہے۔	دراصل گنا، گھاس ہی کی ایک قسم ہے۔
(۵)	انسانوں اور جانوروں کے زندہ رہنے کے لیے آکسیجن بے حد ضروری ہے۔	آکسیجن، انسانوں اور جانوروں کو زندہ رکھنے کے لیے بے حد ضروری ہے۔
(۶)	پھلوں اور سبزیوں کا صحت برقرار رکھنے میں بے حد اہم کردار ہے۔	صحت برقرار رکھنے میں پھل اور سبزیاں بے حد اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
(۷)	ایک پیاسا کوا تھا۔	ایک کوّا پیاسا تھا۔
(۸)	انسان، لالچ اور خود غرضی کے باعث نقصان اُٹھاتا ہے۔	لالچ اور خود غرضی، انسان کو نقصان پہنچاتے ہیں۔
(۹)	کاغذ کی اہمیت زمانہ قدیم سے ہے۔	صدیوں سے کاغذ کی اہمیت برقرار ہے۔
(۱۰)	اگرچہ اُردُو ہماری قومی زبان ہے مگر نظر انداز کی جا رہی ہے۔	ہماری قومی زبان اُردو ہے جو نظر انداز ہو رہی ہے۔
(۱۱)	اکثر بارش کے بعد آسمان پر قوسِ قزح نظر آتی ہے۔	آسمان پر بارش کے بعد اکثر قوسِ قزح بن جاتی ہے۔
(۱۲)	سطحِ زمین سے تقریباً ۲ میل نیچے کا درجۂ حرارت پانی اُبالنے کے لیے کافی ہے۔	زمین کی ۲ میل گہرائی میں درجۂ حرارت اتنا ہے کہ پانی اُبالا جا سکتا ہے۔
(۱۳)	جب آتش فشاں پھٹتا ہے تو لاوا بہہ نکلتا ہے۔	لاوا اُس وقت بہتا ہے جب آتش فشاں پھٹ جاتا ہے۔
(۱۴)	پورے بھارت میں اندرا گاندھی کے قتل کی خبر سے سنسنی پھیل گئی۔	اندرا گاندھی کے قتل کی خبر نے پورے بھارت میں سنسنی پھیلا دی۔
(۱۵)	طالبِ علم کی لاپروائی، اُستاد کی محنت کو زائل کر دیتی ہے۔	اُستاد کی محنت، طالبِ علم کی لاپروائی کی وجہ سے زائل ہو جاتی ہے۔
(۱۶)	دُھند کے باعث، ریل کی روانگی میں پندرہ منٹ کی تاخیر ہوئی۔	ریل، دُھند کی وجہ سے پندرہ منٹ کی تاخیر سے روانہ ہوئی۔
(۱۷)	عابدہ پروین، صوفیانہ کلام بے حد پُراثر انداز میں پیش کرتی ہیں۔	صوفیانہ کلام پیش کرنے کا عابدہ پروین کا انداز بے حد متاثر کن ہے۔
(۱۸)	حسد اور کم ظرفی ہی اکثر جھگڑوں کی بنیاد ہے۔	اکثر جھگڑے، حسد اور کم ظرفی کی بنیاد پر ہی ہوتے ہیں۔
(۱۹)	جنگلات کی کمی کی وجہ زمینی درجۂ حرارت میں اضافہ ہو رہا ہے۔	زمینی درجۂ حرارت میں اضافے کی وجہ جنگلات کی کمی ہے۔
(۲۰)	پاکستان پچاس ہزار میگاواٹ سے زائد بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔	پاکستان میں پچاس ہزار میگاواٹ سے زائد بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔
(۲۱)	کوڑا کرکٹ سے جراثیم اور بیماریاں پھیلتی ہیں۔	جراثیم اور بیماریوں کے پھیلنے کی وجہ کوڑا کرکٹ ہے۔